السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی کسی کی زمین پر ناجائز قبضہ کرلے تو قرآن وسنت کی روشنی اور فقہ حنفی میں اس کا کیا حکم ہے؟ تفصیل سے لکھیں۔ (عبداللہ محمد جمیل۔ سیالکوٹ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کسی مسلمان آدمی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ دوسرے مسلمان بھائی کا مال، جائیداد، زمین وغیرہ غصب کرے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمان کا خون، مال اور آبرو دوسرے مسلمان پر حرام قرار دیا ہے۔

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجة الوداع کے موقع پر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے کہا تھا:

"إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا"

(بخاری، کتاب العلم، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم رب مبلغ اوعی من سامع "67 وکتاب الحج، باب الخطبة ایام منی: 1739'173'174، مسلم، کتاب القسامة، باب تغلیظ تحریم الدماء والاعراض والاموال: 29/1679'30'31، مسند احمد 5/40، بیہقی 5/166، 8/19، ارواء الغلیل: 5/278)

"بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے یہ تمہارا آج کا دن حرمت والا ہے جو تمہارے اس مہینے اور تمہارے اس شہر میں واقع ہوا ہے۔"

امام نووی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"المراد بهذا كله بيان توكيد غلظ تحريم الأموال والدماء والأعراض والتحذير من ذلك"

(نووی شرح مسلم 11/141 مطبوعہ بیروت)

اس ساری گفتگو سے مراد مالوں، جانوں اور عزتوں کی حرمت کی شدت کے ساتھ تاکید ہے اور ان کی پامالی سے ڈرانا ہے۔ مسلمان کے مال کی حرمت کو مزید واضح کرتے ہوئے ایک موقع پر آپ نے فرمایا:

""لا يأخذن أحدكم متاع أخيه لاعباً ولا جاداً، ومن أخذ عصا أخيه فليردها""

ابوداؤد، کتاب الادب، باب من یاخذ الشیئ علی المزاح (5003) ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء لایحل لمسلم ان یروع مسلما۔ "(2160)

"تم میں سے کوئی شخص بھی ہرگز اپنے بھائی کا سامان نہ لے نہ ہنسی ومذاق کرتے ہوئے اور نہ ہی سنجیدگی کے ساتھ اور جس نے اپنے بھائی کی لاٹھی پکڑلی اسے چاہیئے کہ وہ واپس کردے۔"

ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لا يحل لمسلم أن يأخذ عصا أخيه بغير طيب نفس منه، قال ذلك لشدة ما حرم الله من مال المسلم على المسلم"

(ابن حبان (موارد 1166) واللفظ لہ۔ مسند احمد 5/425 بیہقی 6/100 مجمع الزوائد 4/171 غایة المرام ص: 262'263)

"مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی لاٹھی اس کی رضامندی کے بغیر لے اللہ تعالیٰ نے مسلمان کا مال مسلمان پر حرام کرنے میں جو شدت اختیار کی ہے اس وجہ سے آپ نے یہ فرمایا۔"

اس مفہوم کی کئی ایک روایات صحیحہ اور بھی موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی شدت اور سختی کے ساتھ مسلمان کے مال کو مسلمان پر حرام قرار دیا ہے حتیٰ کہ ایک لکڑی بھی مسلمان کی اجازت کے بغیر لینے سے منع کردیا ہے۔

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا آپ کے پاس دو آدمی زمین کے جھگڑے میں آئے۔ ایک نے کہا اے اللہ کے رسول! اس نے میری زمین پر زبردستی قبضہ (زمانہ جاہلیت میں) کرلیا تھا۔" (یہ امراء القیس بن

عابس الکندی تھے اور ان کا مدمقابل ربیعہ بن عبدان تھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تیرے گواہ کہاں ہیں؟ اس نے کہا میرے پاس گواہ نہیں۔ آپ نے فرمایا پھر اس کی قسم ہوگی۔ امراء القیس نے کہا پھر تو قسم کھا کر یہ زمین لے جائے گا آپ نے فرمایا تیرے لئے اس کے سوا کچھ نہیں۔ جب وہ قسم کھانے کے لئے کھڑا ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ظلم سے زمین چھین لی، وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔"

(مسلم، کتاب الایمان 224/129، مسند احمد 4/317 شرح معانی الآثار 4/248)

سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا :

"سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ظلم من الأرض شیئاً طوقہ من سبع أرضین"

(بخاری، کتاب المظالم، باب اثم من ظلم شیئا من الارض 2452، مسلم، کتاب المساقاۃ، باب تحریم الظلم وغصب الارض وغیرہ 1610)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا :

"جس نے زمین میں سے کچھ بھی ظلم کیا اللہ تعالیٰ اسے سات زمینوں کا طوق پہنا دے گا"

ابوسلمہ بیان کرتے ہیں کہ ان لوگوں کے درمیان جھگڑا تھا انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے کہا : اے ابوسلمہ! زمین کے جھگڑوں سے اجتناب کرو۔

اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "جس نے ایک بالشت برابر زمین میں سے ظلم کیا تو زمین کا وہ حصہ سات زمینوں سے اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا۔"

(بخاری، کتاب المظالم 2453)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"من أخذ من الأرض شیئا بغیر حقہ خسف بہ یوم القیامۃ إلی سبع أرضین" (بخاری، کتاب المظالم **2454**)

"جس شخص نے زمین میں سے کچھ بھی ناحق لیا تو اسے قیامت والے دن اس کے بدلے سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا۔"

یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ :

"سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول أیما رجل ظلم شبرا من الارض شیئا بغیر حقہ خسف بہ یوم القیامۃ إلی سبع أرضین ثم یطوقہ یوم القیامۃ حتی یقضی بین الناس"

(ابن حبان (موارد 1167) طبرانی کبیر 22/270'692، مسند احمد 4/173 مجمع الزوائد 4/170 معجم شیوخ ابی یعلی 111)

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا : "جس بھی شخص نے زمین میں سے ایک بالشت برابر ظلم کیا اللہ تعالیٰ اسے سات زمینوں تک دھنسا دے گا پھر قیامت والے دن وہ اسے لوگوں کے درمیان فیصلہ ہونے تک طوق پہنائے رکھے گا۔"

ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ :

"أَعْظَمُ الْغُلُولِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذِرَاعُ أَرْضٍ يَسْرِقُهُ رَجُلٌ فَيُطَوَّقُهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ" (ابن ابی شیبہ بسند حسن، فتح الباری **5/105**)

"اللہ کے ہاں قیامت والے دن سب سے بڑی خیانت ایک ہاتھ زمین ہوگی جسے آدمی چوری کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے سات زمینوں سے طوق پہنائے گا۔"

ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ بخاری کتاب المظالم کی مذکورہ احادیث کی شرح میں رقمطراز ہیں :

"وفی الحدیث تحریم الظلم والغصب وتغلیظ عقوبتہ وامکان غصب الأرض وأنہ من کبائر قالہ القرطبی"

"اور حدیث میں ظلم اور غصب کی حرمت اور اس کی سزا کی سختی بیان ہوئی ہے اور زمین کے غصب کا ممکن ہونا اور یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ یہ بات امام قرطبی نے کہی ہے۔"

قاضی شوکانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

"یأثم الغاصب ویجب علیہ رد ما أخذہ ولا یحل مال امری مسلم الا بطیبۃ من نفسہ" (الدرر البھیۃ ص : 88 مطبوعہ ریاض)

"غصب کرنے والا گناہ گار ہے اور وہ چیز جو اس نے غصب کی ہے اسے واپس کرنا اس پر واجب ہے کسی مسلمان کا مال اس کی رضامندی کے بغیر حلال نہیں۔"

نواب صدیق الحسن خان رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں :

"لأنہ أکل مال غیرہ بالباطل أو استولی علیہ عدوانا وقد قال اللہ تعالی : وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ " (الروضۃ الندیہ 2/149)

"غاصب اس لئے گناہ گار ہے کہ اس نے اپنے غیر کا مال باطل طریقے سے کھایا ہے یا اس پر زیادتی کرتے ہوئے غالب ہوگیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "اپنے مالوں کو آپس میں باطل طریقے سے نہ کھاؤ۔"

اس کے بعد نواب صدیق حسن صاحب نے کئی احادیث اس بارے ذکر کیں جن کا تذکرہ اوپر کیا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی کی زمین پر ناجائز قبضہ کر کے اس میں کاشتکاری کر لے یا مکان تعمیر کر لے تو اسے صرف اس کے اخراجات ملیں گے اور کھیتی سے جو کچھ حاصل ہوا وہ زمین کے مالک کا ہوگا، اس کی دلیل یہ ہے کہ رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"من زرع فی أرض قوم بغیر إذنھم فلیس لہ من الزرع شیء، ولہ نفقتہ"

(ابوداؤد، کتاب البیوع، باب فی زرع الارض بغیر اذن صاحبھا 3303، ترمذی، کتاب الاحکام 1366، ابن ماجہ، کتاب الرھون 2366) مسند احمد 4/141، بیہقی 6/132'137، شرح مشکل الآثار 3/280، ارواء الغلیل 1519، 5/350'351)

"جس کسی نے دوسرے لوگوں کی زمین میں ان کی اجازت کے بغیر زراعت کی تو اسے اس زراعت میں سے کوئی حصہ نہیں ملے گا اسے صرف وہ اخراجات ملیں گے جو اس نے خرچ کئے۔"

بعض محدثین نے اس روایت میں کلام کیا ہے لیکن اس روایت کا ایک قوی شاھد موجود ہے۔ جو ابوداؤد، کتاب البیوع (3399) نسائی، کتاب الایمان (3898) وغیرہ میں بسند صحیح موجود ہے۔

امام ابن ابی حاتم رازی نے علل الحدیث 1/475'476 میں اسے ذکر کر کے کہا ہے کہ میرے باپ ابو حاتم رازی نے فرمایا :

"ھذا یقوی حدیث شریک عن أبی إسحاق"

"یہ حدیث شریک از ابی اسحاق کی حدیث کو تقویت دیتی ہے۔"

علامہ البانی نے بھی اسے ارواء الغلیل اور صحیح ابن ماجہ میں صحیح قرار دیا ہے۔

مولانا صفی الرحمان مبارکپوری حفظہ اللہ فرماتے ہیں :

"کھیتی باڑی سے جو کچھ حاصل ہو وہ زمین کے مالک کا ہوگا بیج بونے والے کے لئے بجز اس بیج کے کچھ نہیں جو اس نے زمین میں بویا یا جو زمین میں صرف ہوئے اسے وہی ملیں گے۔"

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور مدینہ کے اکثر علماء کا یہی مسلک ہے اور یہی راجح مذہب ہے مگر اکثر علماء کی رائے یہ ہے کہ کھیتی تو غاصب کی ہے اور اس پر زمین کا کرایہ مگر اس قول پر کوئی دلیل ایسی نہیں جو اس حدیث کے مقابلہ میں پیش ہوسکے۔

(اتحاف الکرام اردو شرح بلوغ المرام 2/589 مطبوعہ دار السلام)

مذکورہ بالا دلائل صحیحہ سے معلوم ہوا کہ کسی مسلمان کی زمین، اس کے مال و متاع پر ناجائز تصرف و قبضہ کرنا حرام ہے اور کبیرہ گناہ ہے۔ اگر کوئی شخص کسی کی زمین پر قبضہ کر کے کاشتکاری کرے یا مکان تعمیر کر لے تو اس سے زمین واپس لی جائے گی۔ اسے صرف اس کے اخراجات مل سکتے ہیں یہ موقف دلائل کے لحاظ سے قوی اور واضح معلوم ہوتا ہے۔ فقہ حنفی کا موقف یہ ہے کہ :

"ومن غصب أرضاً فغرس فیھا أو بنی قیل لہ اقلع الغرس والبناء وردھا الی مالکھا فارغۃ فان کانت الأرض تنقص بقلع ذلک فللمالک ان یضمن لہ قیمۃ البناء والغرس مقلوعا "

(قدوری، کتاب الغصب ص 149 مطبوعہ مکتبہ خیر کثیر کراچی)

"جو شخص زمین غصب کرے اور پھر اس نے اس میں پودے لگا دیے یا وہ تعمیر کرلے تو اس سے کہیں گے کہ یہ پودے اور تعمیر اکھاڑ لے اور زمین کے ملک کو خالی زمین لوٹا دے پس اگر زمین میں اکھاڑنے کی وجہ سے نقص پیدا ہوتا ہو تو مالک کے لئے درست ہے کہ وہ اکھڑے ہوئے پودوں اور تعمیر کی قیمت غصب کرنے والے کو دے دے۔"

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اوران کا حل

جلد3۔ کتاب البیوع۔ صفحہ423

محدث فتویٰ